REGD. L. No. 5254

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور پاکستان

یوم پنجشنبہ

شرح چندہ

سالانہ ۲۱ روپے

ششماہی ۱۱ ”

سہ ماہی ۶ ”

ماہوار ۲ ”

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۲ | ۲ تبوک ۱۳۲۷ ہش | ۲۷ شوال ۱۳۶۷ھ | ۲ ستمبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۹۹

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

کوئٹہ ۲۹ اگست مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ ڈاک اطلاع دیتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پرسوں شام سے ضعف دل اور دوران سر کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

صاحبزادہ میاں رفیق احمد سلمہ کو بھی دو تین روز سے بخار ہے ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔

خاندان کے دیگر افراد بھی خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔

معربی پنجاب میں ملیریا پھیلنے کا خدشہ

لاہور یکم ستمبر۔ مغربی پنجاب کے محکمہ حفظان صحت کے اندازے کے مطابق صوبے میں بارش کی غیر معمولی بہتات اور بعد کی طغیانیوں کے باعث اب کے خزاں میں پنجاب کے میدانی علاقوں میں ملیریا کی وبا پھیلنے کا خطرہ لاحق ہے۔

لاہور یکم ستمبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت سندھ اب لکڑی اور پتھر کا کوئلہ کی تھوڑی سی مقدار مغربی پنجاب بھیجنے پر رضامند ہو گئی ہے۔

سرحد میں بجلی پیدا کرنے کی سکیم ۱۹۵۵ء میں مکمل ہو جائیگی

پشاور یکم ستمبر۔ وزیر اعظم صوبہ سرحد نے ایک بیان میں بتایا کہ سرحد میں بجلی تیار کرنیکیا جو وارسک سکیم مرتب کی گئی ہے امید ہے کہ ۱۹۵۵ء تک مکمل ہو جائیگی یہ بجلی صوبہ سرحد کے علاوہ مغربی پنجاب کی ضروریات کیلئے بھی کافی ہوگی آپ نے پیر صاحب مانکی شریف کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مذہبی راہنما ہونے کی حیثیت سے مجھے ان کا بڑا احترام ہے لیکن ان کی موجودہ سیاسی سرگرمیوں سے مجھے اختلاف ہے

پاکستان اپنی درآمد شدہ اشیاء پر محصول بڑھانا چاہتا ہے

کراچی یکم ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اکتوبر میں حکومت پاکستان امریکہ کے ساتھ اس معاملہ میں گفت و شنید شروع کریگی۔ کہ پاکستان کو درآمد شدہ اشیاء پر محصول زیادہ کرنے کی اجازت دی جائے دیگر ممالک سے بھی اس معاملہ میں بات چیت ہوگی واضح رہے کہ جنیوا کی بین الاقوامی تجارتی کانفرنس نے پاکستان کو اس مسئلہ پر دیگر حکومتوں سے گفت و شنید کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

حیدرآباد کو معاہدہ جاریہ کی رو سے یو۔ این۔ او میں شکایت کرنیکا حق حاصل ہے

معاہدہ جاریہ کی خلاف ورزی حیدرآباد نے نہیں بلکہ انڈین یونین نے کی ہے

لاہور یکم ستمبر۔ پاکستان کی مجلس دستور ساز کے ممبر چودھری نذیر احمد نے ایک بیان میں کہا۔ سردار پٹیل کا یہ کہنا سراسر غلط ہے کہ حکومت نظام نے انڈین یونین کی یو۔ این۔ او میں شکایت کر کے معاہدہ جاریہ کی خلاف ورزی کی ہے۔

آپ نے کہا معاہدہ جاریہ کی دفعہ چار کے ماتحت اختلاف کی صورت میں فریقین کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ معاملہ ثالث کے سپرد کر دیں۔ چونکہ انڈین یونین مسلسل معاہدہ جاریہ کی خلاف ورزی کرتی رہی ہے۔ اسلئے حکومت نظام نے دنیا کے اعلیٰ ترین بین الاقوامی ٹربیونل کے سامنے معاملہ رکھ دیا ہے

فلسطین کے امدادی فنڈ میں حصہ لینے کی اپیل

کراچی یکم ستمبر۔ پاکستان کی مرکزی فلسطین کمیٹی کے سیکرٹری مسٹر تمیز الدین نے اہالیان پاکستان سے اپیل کی ہے کہ وہ فلسطین کے امدادی فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ تاکہ اعراب فلسطین کی ایسی مالی مدد کی جائے جو پاکستان کی شان کے شایان ہو۔

بیت المقدس میں امن قائم کرنیکی کوششیں

روڈز یکم ستمبر اتحادی ثالث کونٹ برناڈوٹ کے چیف آف سٹاف نے ایک بیان میں بتایا کہ مجھے بیت المقدس میں امن قائم کرنے پر مامور کیا گیا ہے اگر میں اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوا۔ تو معاملہ سلامتی کونسل کے سامنے رکھ دیا جائے گا۔

مسلمان مہاجرین کی رقوم اور محکمہ امداد باہمی

لاہور یکم ستمبر۔ اخباروں میں اس قسم کی شکایات چھپ رہی ہیں کہ مغربی پنجاب کا محکمہ امداد باہمی مشرقی پنجاب سے آئے ہوئے مسلمان مہاجروں کی جمع شدہ رقوم ادا کرنے سے انکار کر رہا ہے۔ یہ الزام غلط ہے صوبائی محکمہ امداد باہمی نے خود یہ اطلاعات چھپوائیں کہ مشرقی پنجاب سے آنے والے مہاجر محکمہ کو مطلع کریں۔ کہ ان کا مشرقی پنجاب کے کواپریٹو بنکوں میں کتنا روپیہ جمع ہے۔ اس کام کیلئے خاص عملہ مقرر کیا گیا اور ضروری معلومات حاصل کرنے میں کئی مہینے لگ گئے۔ اس سلسلے میں سارے اخراجات کا حامل خود محکمہ امداد باہمی رہا۔

مسلمان مہاجروں کی رقوم حاصل کرنے کیلئے اتنا کچھ کر چکنے کے بعد محکمہ نے رجسٹرار انجمنہائے امداد باہمی مشرقی پنجاب کی طرف رجوع کیا۔ اسے بتایا کہ اگر وہ مغربی پنجاب سے آئے ہوئے غیر مسلموں کی رقوم حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہاں کے مسلمانوں کی ایک کروڑ روپیہ سے زائد رقوم کی بابت تصفیہ کرے۔ اسکے بعد حکومت مشرقی پنجاب کے نمائندے لاہور آئے اور فیصلہ ہوا کہ دونوں رجسٹرار مل بیٹھ کر سارا معاملہ طے کرلیں تب سے مشرقی اور مغربی پنجاب کے امداد باہمی کے اہلکار اور افسرا آپس میں ملتے رہتے ہیں اور اپنے صوبوں کے بنکوں کی کتابوں سے مدد لیکر پوری چھان بین کر رہے ہیں اس کام میں بہت سی مشکلات ہیں۔ اور بہت محنت سے کام کرنے کے باوجود آخری فیصلے پر پہنچنے میں کچھ وقت لگ جانے کا اندیشہ ہے۔

۵۰۰۰ ایکڑ ناجائز زمین برآمد کی گئی

لاہور یکم ستمبر۔ شیخوپورہ۔ منٹگمری۔ گوجرانوالہ اور لاہور کے اضلاع میں زمینوں کی آبادکاری کی تحقیقاتی کمیٹی نے ۱۵ اگست کو ختم ہونے والے پندرہواڑے میں قریباً ۵۰۰۰ ایکڑ زمین برآمد کی۔

ایک پٹواری جس پر سرکاری کاغذات میں رد و بدل کرنے کا الزام تھا۔ معطل کر دیا گیا۔ اور اس کا معاملہ پولیس کے سپرد کر دیا گیا

ایک اور پٹواری کو جرمانے کی سزا دی گئی ابھی دو اور زیر تفتیش ہیں۔

ایک اور احمدی مبلغ اسلام ارجنٹائن تشریف لے جا رہے ہیں

مکرم و محترم جناب مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم فاضل واقف زندگی مبلغ ارجنٹائن مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۴۸ء بروز ہفتہ کراچی میل سے ساڑھے سات بجے صبح براستہ لندن ارجنٹائن روانہ ہو رہے ہیں۔ تمام احباب اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہنے کے لئے اسٹیشن پر تشریف لے جائیں۔

حکومت ایران کی طرف سے جزیرہ بحرین کی ملکیت کا دعوے

طہران یکم ستمبر اس اطلاع کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ حکومت ایران نے بحرین کے جزیرہ پر اپنی ملکیت کا دعویٰ کیا ہے۔ چنانچہ ایران کے سفیر مقیم برطانیہ کی معرفت حکومت ایران کیطرف سے ایک مراسلہ بھی موصول ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ برطانیہ کے بحرین کے ساتھ مخصوص تعلقات ناجائز ہیں اور بحرین ہر لحاظ سے ایران کے ماتحت ہونا چاہیئے۔

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پاکستان میں قانون شریعت کا نفاذ

کب اور کس طرح ہونا چاہیئے

از جناب خواجہ غلام نبی صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور

اس میں شک نہیں اب جبکہ خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو پاکستان کی مملکت اور کامل آزادی کی نعمت عطا کی ہے۔ ہر مخلص مسلمان کی خواہش ہے کہ وہ قابل مذمت حرکات اور خلاف اسلام افعال جو انگریزی عملداری میں پرورش پاتے رہے اور عام مسلمانوں کو اسلامی تعلیم کے خلاف چلنے کی دعوت دیتے تھے۔ موقوف ہو جائیں اور ہر مسلمان اسلامی رنگ میں رنگا ہوا نظر آئے۔ لیکن وہ لوگ جو اس بارے میں ہتھیلی پر سرسوں جمانے کا مطالبہ کرتے ہوئے ان تمام مشکلات کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ جو ایک نوزائدہ حکومت کے رستہ میں حائل ہوتی ہیں اور جو نہایت شدت اور غیر معمولی وسعت کے ساتھ حکومت پاکستان کو درپیش ہیں ان کے ایک خاص طبقہ کی نیت میں فتور پایا جاتا ہے اور یہ وہ طبقہ ہے۔ جو آخری وقت تک قائد اعظم اور پاکستان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتا رہا ہے۔ مگر خائب و خاسر رہنے کے بعد اب شریعت اسلامی کے فوری نفاذ کا مطالبہ پیش کر رہا ہے۔ تاکہ عوام کو بھڑکا کر ملک کے امن کو برباد کر سکے اور جو مقصد دشمن بن کر حاصل نہیں کر سکا وہ حامی شریعت کا نقاب اوڑھ کر حاصل کرے۔

ان لوگوں سے جب کہا جاتا ہے کہ وہ خود اپنے اوپر اور اپنے اہل و عیال پر اور اپنے زیر اثر لوگوں پر کیوں اسلامی کی پابندی عائد نہیں کرتے۔ اور کیوں فوری طور پر ان میں اسلامی شریعت کا نفاذ نہیں کرتے۔ تو کہہ دیتے ہیں یہ کام حکومت ہی کر سکتی ہے۔ وہ قانون بنا دے۔ اور پھر جو لوگ عمل نہ کریں۔ ان سے ڈنڈے کے زور سے عمل کرائے۔ لیکن ظاہر ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ عوام کسی اصلاحی تغیر کے لئے رضامند نہ ہوں۔ ان کے قلوب اس اصلاح کی اہمیت اور ضرورت کو نہ سمجھ سکتے ہوں۔ ان کے دماغ اس کے فوائد اور برکات کے اعتراف کے قابل ہوں۔ تو جبر کا نتیجہ ملکی امن و امان کو برباد کرنے کے سوا کیا نکل سکتا ہے۔ لیکن یہ صاف اور واضح بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی۔ یا وہ اسے سمجھنا ہی نہیں چاہتے۔ بلکہ جو انہیں سمجھانے کی کوشش کرے۔ اسے دشمن اسلام کہہ کر بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

پچھلے دنوں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی ایک پبلک تقریر میں اس اہم اور نہایت نازک مسئلہ کے متعلق مسلمانوں کی راہنمائی کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"جو مسلمان اسلامی حکومت کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس کے مطالبہ کی سنجیدگی کا ثبوت یہی ہو سکتا ہے کہ جو احکام پوری طرح اس کے بس میں ہیں۔ کم از کم ان پر وہ پوری طرح عمل کر کے دکھا دے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اس کا صاف مطلب یہ ہوگا کہ وہ اسلامی حکومت کا مطالبہ کرنے میں سنجیدہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ صرف سیاسی اغراض کے ماتحت کسی کو گرانے یا کسی کو بدنام کرنے کے لئے یہ مطالبہ کرتا ہے"

حضور نے فرمایا "قرآن مجید، احادیث اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل واضح الفاظ میں ہمیں بتاتا ہے کہ اسلام نے نماز کا حکم دیا ہے۔ پردے کا حکم دیا ہے۔ روزہ کا حکم دیا ہے۔ سود کی ممانعت کی ہے۔ اور مرد و عورت کے آزادانہ اختلاط کو روکا ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ مسلمانوں کے مختلف گروہ سود کی ممانعت اور پردے کے احکام کی کیا حدود سمجھتے ہیں لیکن سوال یہ ہے۔ کہ مسلمان اپنی اپنی جگہ ان احکام کا جو بھی مفہوم سمجھتے ہیں۔ کیا اس پر وہ عمل کرتے ہیں۔ لیکن اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو پھر یقیناً وہ اسلامی حکومت کا مطالبہ کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے"

اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا "مسلمان ہندو کے مقابلہ میں کہا کرتے تھے کہ اسلامی کلچر خطرہ میں ہے۔ سوال یہ ہے کہ آج بھی وہ اپنے بیٹے اپنے بھائی اور اپنی اپنی بیوی کو یہ کہنے کیلئے تیار ہیں۔ کہ اگر تم نے اسلامی احکام پر عمل نہ کیا۔ تو اسلامی کلچر خطرہ میں پڑ جائے گا"

اس طرح اسلامی احکام پر ہر مسلمان کہلانے والے کے لئے خود عمل کرنا ضروری ثابت کرنے کے بعد حضور نے فرمایا۔

"اگر لوگ منہ سے اسلامی حکومت کا مطالبہ کریں۔ اور عملاً اسلامی احکام کی خلاف ورزی کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھیں۔ تو جس طرح کچی اینٹوں کے ایک محل کو پکا نہیں کہا جا سکتا۔ اسی طرح غیر اسلامی اعمال کرنے والے افراد کے مجموعہ کا نام ہرگز اسلامی حکومت نہیں رکھا جا سکتا"

(الفضل ۱۹ مارچ ۵۰ء)

اسکے بعد جب حضور کے سامنے یہ سوال پیش کیا گیا۔ کہ "اگر حکومت اسلامی قوانین کو جاری کر دے۔ تو اس طرح مسلمان اسلامی قوانین کے مطابق مجبوراً عمل کر کے کیا حقیقی مسلمان نہیں بن سکتے" اس کے جواب میں حضور نے ایک تو یہ فرمایا۔ کہ "جبر سے کبھی دل کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ اور جب دل کی اصلاح نہ ہوگی۔ تو ایک مسلمان کس طرح حقیقی مسلمان بن سکتا ہے۔ ضروری ہے۔ کہ پہلے دل کی اصلاح کی جائے۔ اور دل کی اصلاح بغیر ذہنی تغیر کے نہیں ہو سکتی"۔ دوسری بات یہ فرمائی۔ کہ "ظاہر کی اصلاح کبھی جبر سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ جبر بھی اسی وقت مفید ہوتا ہے۔ جب رائے عامہ ساتھ ہو۔ اگر رائے عامہ خلاف ہو گی۔ تو پھر جبر مفید نہیں ہوگا۔ کیونکہ اگر ایک جبر کے حق میں ہوگا۔ تو دو اسکے خلاف ہو جائینگے۔ اور پارٹی بازی شروع ہو جائے گی۔ اس طرح ملک کا امن برباد ہو جائے گا" (الفضل ۱۲ مئی ۵۰ء)

ظاہر ہے کہ اس بارے میں اس سے بڑھ کر مفید اور درست کوئی اور مشورہ ہو ہی نہیں سکتا۔ سنجیدہ اور دور اندیش مسلمانوں نے "آمنا و صدقنا" کہا۔ لیکن جن کی غرض حکومت کو مشکلات کرنا اور ملک میں بد امنی پیدا کرنا ہے۔ انہوں نے طرح طرح کے آوازے کسے۔ اور عوام کو مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کی۔ اب ایک نہایت مشہور اور سرگرم مسلمان لیڈر جنہوں نے مسلمانوں کی خاطر تمام عمر جلاوطنی میں گزاری۔ اور جن کے اخلاص اور خدا کاری میں عام مسلمانوں کے لئے بھی شک کرنے کی کوئی گنجائش نہیں دوسرے رنگ میں وہی کچھ کہا ہے۔ جو حضرت امام جماعت احمدیہ فرما چکے ہیں۔ چنانچہ بالفاظ اخبار "زمیندار" (۲۸ اگست ۵۰ء) "بزرگ ملت حضرت مولانا فضل الٰہی امیر المجاہدین" نے پریس کانفرنس میں اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ "پاکستان میں قانون شریعت کا جو مطالبہ ہو رہا ہے۔ اسکے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ فرمایا

"ہر مسلمان چاہتا ہے کہ یہاں شرعی نظام حکومت ہو۔ مگر اس مقصد کی تکمیل بتدریج کرنی چاہیئے۔ سید احمد شہید رحمتہ اللہ کی عظیم الشان فتح کے شکست فاش سے بدل جانے کی وجہ یہی تھی کہ انہوں نے آزاد کرائے ہوئے علاقہ میں فی الفور قانون شریعت نافذ کر دیا۔ جس سے بعض پٹھانوں کے مفاد پر بہت بڑا اثر ہوا پٹھان لوگ اس قانون کے عادی نہ تھے۔ ان کی جائدادیں ان کی اولاد میں منقسم ہونے لگیں تو وہ اس عظیم الشان راہنما کے مخالف بن گئے۔ اور اسلامی حکومت دس دن بھی چل نہ سکی۔ کئی ہزار پٹھان شہید ہوئے"

اس کے بعد آپ نے نصاب تعلیم بدل کر نوجوانوں کے دماغ اسلامی تکرو شعور سے معمور کرنے کی تلقین فرمائی اور کہا اسکے بعد "قانون شریعت خود بخود نافذ ہو جائے گا"

ظاہر ہے کہ جو لوگ قانون شریعت کے فوری نفاذ پر زور دے رہے ہیں وہ نہ صرف اپنے سابقہ اعمال کی وجہ سے ناقابل التفات ہیں۔ بلکہ مولانا فضل الٰہی صاحب کے مقابلہ میں طفل مکتب کی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔ اور جب مولانا وہی رائے رکھتے ہیں۔ جو حضرت امام جماعت احمدیہ نہایت وضاحت اور دلائل کے ساتھ ظاہر فرما چکے ہیں تو اسکے خلاف شور مچانے والے کچھ وقعت نہیں رکھتے۔

حضرت نواب اکبر یار جنگ بہادر اور مکرم جناب سیٹھ محمد اعظم صاحب

۔(حیدر آباد۔ دکن)۔

کو خدائے تعالیٰ جزائے خیر دے!

احباب کو علم ہوگا۔ کہ ہم نے دار الشیوخ کے بچوں کی امداد کے سلسلے میں اہل دل اصحاب سے اپیل کی تھی۔ کہ وہ ان طلباء کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے کچھ امداد فرما دیں۔ الحمد للہ کہ علاوہ بعض اور دوستوں کے حضرت نواب اکبر یار جنگ بہادر صاحب نے مبلغ ایک صد روپیہ کی رقم دار الشیوخ کے بچوں کے لئے روانہ فرمائی ہے اور ان کے ساتھ مکرم محترم جناب سیٹھ محمد اعظم صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ آئندہ وہ ہر ماہ بارہ روپے کی رقم خاص طور پر دار الشیوخ کی امداد کیلئے بھیجا کریں گے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت نواب صاحب اور مکرم سیٹھ صاحب کو تا دیر خدمت دین کے لئے سلامت رکھے اور انکے ملک کو ہر قسم کی آفات سے محفوظ رکھے۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

روزنامہ الفضل
۲/ستمبر سنہ ۱۹۴۸ء

یو۔این۔او کا کارنامہ

اقوام متحدہ کی انجمن کی بنیاد اسلئے رکھی گئی تھی کہ وہ مختلف اقوام عالم کے درمیان جو جھگڑے پیدا ہوں۔ ان کو مٹا کر دنیا میں صلح و امن کی فضا پیدا کرے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ جہاں تک کاغذی اصولوں کا تعلق ہے یو۔این۔او کے اصول بہت اچھے ہیں۔ لیکن جب سے یہ انجمن معرض وجود میں آئی ہے۔ آج تک اس کا ایک بھی ایسا کارنامہ ثابت نہیں ہوا جس سے اس کے مفید ہونے کا حکم لگایا جا سکے۔

فلسطین کے معاملہ ہی کو لے لیجئے جنگ عالمگیر دوم کے بعد جب سے یو۔این۔او نے اس ملک پر نظر عنائت کرنی شروع کی ہے۔ وہ بوقلموں مصیبتوں میں مبتلا ہو گیا ہے۔ جنگ عالمگیر کے دوران میں کہا گیا تھا۔ کہ جنگ کے بعد ان کو آزاد کر دیا جائے گا لیکن چونکہ فتحیاب قومیں اپنے بہت سے مفاد اس بدنصیب ملک سے متعلقہ کر چکی تھیں آزادی تو کجا اور بھی اسکو جکڑ بندیوں میں مقید کر دیا گیا۔ اور یہودیوں کو یہاں زیادہ سے زیادہ آباد کر کے یہاں لڑائی جھگڑے کی ایسی بنیاد رکھ دی۔ کہ جس کا قیامت تک تصفیہ ہونا ممکن نہیں۔ یو۔این۔او نے اس کو کوہ آتش فشاں بنا کر برطانیہ کے انتداب میں دے دیا۔ کہ اس میں زیادہ سے زیادہ آتشگیر مادہ جمع کرے۔ برطانیہ نے اپنا فرض جو اسکے ذمہ لگایا گیا تھا نہائت کاریگری اور دانائی سے سرانجام دیا۔ اور جب دیکھا کہ یہودی عربوں سے برابر کی چوٹ کرنے کے بالکل قابل ہو گئے ہیں تب یو۔این۔او نے اپنے امن پسند ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے آہستہ آہستہ پھر اس معاملہ میں دخل دینا شروع کیا۔ اور آخر فیصلہ تقسیم کر دیا۔ جس کو اس کی صلح جوئی عدل اور انصاف پسندی کا شہکار کہنا چاہیئے۔ جس کا صاف مطلب یہی تھا کہ یہودی اب عربوں سے دو دو ہاتھ کرنے کے قابل ہو چکے ہیں۔ اور کوہ آتش فشاں میں اتنا آتشگیر مادہ بھر دیا جا چکا ہے۔ کہ بس آگ دکھانے کی دیر ہے۔

چنانچہ وہ قطعہ ارضی جو یہودیوں عیسائیوں اور مسلمانوں کی نظر میں یکساں طور پر مقدس سمجھا جاتا ہے۔ اب یو۔این۔او کے حسن تدبیر سے شیطان کا ناچ گھر بن گیا ہے۔ وہ یہودی عیسائی اور مسلمان جو صدیوں سے صلح و امن سے رہتے چلے آرہے تھے۔ امن و صلح کے دیوتاؤں کی مہربانیوں اور شفقت پاشیوں سے ایک دوسرے سے دست و گریباں ہو گئے ہیں۔ وہ عرب جو صدیوں سے اس بھلوں کی سرزمین میں فردوسی زندگی بسر کر رہے تھے۔ اب ان میں سے تین لاکھ سے زیادہ خانماں برباد ہو کر ننگے اور بھوکے ملک الموت کا انتظار کر رہے ہیں۔

یہ ہے اس دنیا کی سب سے بڑی بین الاقوامی امن و صلح کی انجمن کا عظیم الشان کارنامہ جو اپنی پیدائش کے دن سے لے کر آج تک اس نے سرانجام دیا ہے۔ اور جس کے لئے وہ بجا طور پر فخر کر سکتی ہے اور جس کے لئے فلسطین کا ذرہ ذرہ اس کا شکر گزار ہے۔

سوال ہے کہ یو۔این۔او اور وہ بڑی اقوام جو یو۔این۔او کی روح رواں ہیں اگر فلسطین کو شروع ہی سے اپنے حال پر چھوڑ دیتیں اور اسکو اپنے گھریلو معاملات اپنے طور پر فیصلہ کرنے دیتیں تو کیا اس کا حال موجودہ حال سے بدتر ہوتا یا بہتر؟ دنیا کا کوئی نیک نیت اور دور اندیش سیاست دان ایسا نہیں ہو سکتا۔ جو یہ کہنے پر مجبور نہ ہو کہ اگر یو۔این۔او اپنی ثالثی اور انصاف پسندی کی آزمائش اس بدنصیب ملک پر نہ کرتی۔ تو اس کا حال موجودہ حال کے مقابلہ میں بہتر نہ ہوتا؟

عربوں اور یہودیوں کو اگر تلوار سے ہی فیصلہ کر لینے دیا جاتا۔ تو پھر بھی اب جو مصائب اس ملک پر آرہے ہیں۔ وہ کب کے ختم ہو چکے ہوتے۔ مگر یو۔این۔او کی منصفانہ فراست یہ بھی برداشت نہ کر سکی۔ اور اس کی دردناکی اور اذیت کو اور بھی طویل کرنے کے لئے ثالثی کا شاخسانہ چھیڑ رکھا ہے۔ اور اس ثالثی کا کارنامہ یہ ہے۔ کہ عارضی صلح کے حکم کے نفاذ کے باوجود کوئی دن ایسا نہیں گزرتا۔ جب عارضی صلح کی خلاف ورزیوں کی خبریں نہ آتی ہوں۔ سوال ہے کہ اگر یو۔این۔او میں اپنے احکام منوانے کی طاقت نہیں ہے۔ تو پھر اس کام میں ہاتھ ہی کیوں ڈال رکھا ہے۔ جب عارضی صلح کے باوجود جنگ جاری ہے۔ تو یو۔این۔او کے مقرر کردہ ثالث اور مبصرین اور خدا جانے کیا کیا لوگ فلسطین میں کر کیا رہے ہیں۔ کیا یہ بہتر نہ ہو گا۔ کہ اب بھی یو۔این۔او اس معاملہ سے ہاتھ اٹھا لے اور اسکو اپنے بس کی بات نہ سمجھ کر فلسطین کو اپنے حال پر چھوڑ دے۔ لیکن وہ ایسا کیوں کرے۔ یہ تو اس کی انصاف پرستی پر بدنما دھبہ لگا دینے والی چیز ہے اگر فلسطین میں امن ہو جائے۔ تو یو۔این۔او کے وجود میں آنے کا فائدہ ہی کیا ہوا۔ اس سے تو اس کے لئے موت بہتر ہے۔

اے علمائے اسلام

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا کی تمام قوتیں دوسروں کے ہاتھوں میں ہیں۔ اور اسلامیان عالم ان کے مقابلہ میں بالکل نہتے ہو کر رہ گئے ہیں۔ حالات ایسے ہیں۔ کہ بظاہر مستقبل قریب تو کجا ایک طویل عرصہ تک دنیا کی قوتوں کا معتدبہ حصہ بھی مسلمانوں کے ہاتھوں میں آنے کی توقع نہیں ہو سکتی۔ تمام دنیا میں مسلمانوں کی آبادی ایک چوتھائی سے کم نہیں ہے۔ لیکن اتنی تعدادی قوت رکھتے ہوئے بھی ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہ اسلامی ممالک بھی جو نام کو تو آزاد کہلاتے ہیں مغربی اقوام کے اس طرح زیر اثر ہیں۔ کہ جو کچھ وہ اقوام چاہتی ہیں۔ اپنا مطلب ان سے نکال لیتی ہیں اگرچہ اس میں اسلامی ممالک تنہا نہیں۔ اور دوسرے غیر اسلامی ایشیائی ممالک بھی ان ہی کی سطح پر ہیں۔ لیکن مغربی خطرہ جس قدر اسلامی ممالک کو ہے اس قدر کسی غیر اسلامی ملک کو نہیں۔ غیر اسلامی ممالک آسانی سے مغربی الحادی تہذیب میں جذب ہو کر دنیاوی لحاظ سے اپنا مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اسلامی ممالک مسلمان رہتے ہوئے ایسا نہیں کر سکتے اس کی وجہ صاف ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی تہذیب کی بنیاد ایک ایسی الکتاب پر ہے۔ جس کو وہ اللہ تعالےٰ کا کلام مانتے ہیں۔ اور اپنی زندگیوں کو اسکے احکام کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مغربی تہذیبی حملہ نے اگرچہ ان کے تمسک بالقرآن کو بہت کمزور کر دیا ہے۔ لیکن ایسے آثار موجود ہیں۔ کہ جن سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں ازسرنو اسکو مضبوط کرنے کی خواہش پیدا ہو رہی ہے۔

سوال یہ ہے کہ نہ تو مسلمان اقوام الحادی مغربی تہذیب میں جذب ہو سکتے ہیں۔ اور نہ ان میں اتنی طاقت ہے کہ وہ اس کی یورش کو روک سکیں۔ تو پھر انہیں کیا کرنا چاہیئے؟ اگر دنیاوی طاقتوں پر جائیں تو اس سوال کا جواب نہائت مشکل ہے۔ لیکن اگر مسلمان ایک دوسرے زاویہ نگاہ سے دیکھیں تو اس کا حل کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ اور وہ زاویہ نگاہ وہی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک کے ذریعہ ہم کو سمجھایا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم پہلے اسلام کا چراغ اپنے دلوں میں روشن کریں۔ اور پھر اس سے دوسروں کے دلوں کے چراغوں کو روشن کرنے کی کوشش کریں۔

اگر ہم قرآن کریم کے اس سبق کو جس کو ہم نے بھلا دیا ہے۔ ازسرنو یاد کر لیں۔ اور آج ہی تہیہ کر لیں۔ کہ ہم اس پر عمل کریں گے۔ اور بغیر کسی ساتھی کا انتظار کئے اس راہ پر گامزن ہو جائیں۔ تو چند ہی سالوں میں دنیا کی کایا پلٹ سکتی ہے؛

اشاعت اسلام کا جذبہ اتنی بڑی طاقت ہے۔ کہ بڑی سے بڑی مادی طاقت اس کے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اگر ہم اس ہتھ کو جس میں ایٹم بم سے اپنے قابو میں کر لیں تو ایٹم بم خود بخود ناکارہ ہو جائے گا۔

اگر ہم اپنی گزشتہ تاریخ پر نظر ڈالیں۔ تو ہم کو معلوم ہو گا کہ ہمارے کمزور ترین بزرگوں نے اسی طاقت کے ذریعہ کتنی بڑی بڑی اور جنگجو خونخوار قوموں کو بالکل بے ہتھیار کر کے رکھ دیا۔ اور ایک بار نہیں کئی بار۔

جب بغداد کی اینٹ سے اینٹ بج چکی تھی تو کون کہہ سکتا تھا کہ اسلام پھر زندہ ہو جائے گا۔ لیکن دنیا نے کیا دیکھا کہ ابھی ایک پشت بھی ہلاکو خان کی نہیں گزری تھی۔ کہ چین سے لے کر یورپ کی سرحدوں تک اسلام کا پھریرا سب جگہ لہرا رہا تھا۔ کیا یہ معجزہ نہیں۔ لیکن کیا یہ کارنامہ تلوار نے یا کسی مادی قوت نے کیا تھا؟ نہیں بلکہ چند کمزور علماء نے جو تاتاریوں کی صفوں میں قرآن و حدیث لے کر گھس گئے تھے۔ اسلامی تاریخ میں یہ کارنامہ کئی بار ہوا ہے۔ اور اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ پھر بھی ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم نازل ہی اس لئے ہوا ہے کہ وہ ساری دنیا پر چھا جائے۔ اس لئے موجودہ حالات خواہ کتنے بھی ناموافق نظر آتے ہوں۔ قرآن کریم دنیا میں پھیل کر رہے گا۔ وہ صرف ان کمزور علماء کا انتظار کر رہا ہے۔ جو اسکو لے کر دنیا کے کونے کونے میں پہونچ جائیں۔ دوسرے اسلامی ممالک کو جانے دو۔ ہم صرف پاکستان کے علماء کو مخاطب کرتے ہیں۔ اور عرض کرتے ہیں۔ کہ اے علمائے اسلام آپ اسلام کے دلدادہ ہیں۔ آپ نے کئی ایک جماعتیں اسلام کی خدمت کے لئے بنا رکھی ہیں۔ مگر ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ آپ اپنی قابلیتوں اور علم القرآن والحدیث سے وہ کام نہیں لے رہے۔ جو آپ کو اس وقت لینا چاہیئے۔ آپ یا تو فروعی مسائل کے جھنجھٹ میں پھنس کر ایک دوسرے کی ٹانگ نیچے گھسیٹنے میں مصروف ہیں۔ اور یا برا بھلا تبرا کرتے رہتے ہیں تو حکومت کو مطعون کرنے

لگ جاتے ہیں۔ اور اسکی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کر رہے ہیں یہ سب باہمی آویزشیں ہیں۔ ان جھگڑوں میں آپ اپنی طاقتیں ضائع کر رہے ہیں۔ اور اسلام کی کوئی خدمت نہیں کر رہے۔ آپ کے سامنے دنیا کی وسیع شکارگاہ پڑی ہے۔ اور ع

همه آہوان صحرا سرِ خود نہادہ بر کف
بامید آنکہ روزے بشکار خواہی آمد

کے مصداق آپ کے لئے چشم براہ ہے۔

اور یہ ہمارے دولتمند رئیس یہ اگر چاہیں تو ان میں سے ایک ایک بیرونی ممالک میں دو دو اسلامی مشنوں کا خرچ برداشت کر سکتا ہے۔ پھر آپکی جماعتیں ہیں بے شک ان کی مالی حالت کمزور ہے۔ لیکن ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اے علمائے دین اسلام اگر آپ صرف قرآن مجید کا ایک نسخہ اپنی بغل میں دبا کر تن تنہا بھی نکل پڑیں۔ تو چند دنوں میں دنیا کی کایا پلٹ سکتے ہیں۔

تمام دنیا صداقت کے لئے ترس رہی ہے۔ اس صداقت کے لئے جس کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو امین بنایا تھا۔ مگر آپ نے اس صداقت کو باہمی لڑائی جھگڑوں کے تاریک بادلوں میں ایسا چھپا دیا ہے۔ اور اس کی شکل ایسی گھناؤنی بنا دی ہے کہ جو دیکھتا ہے بدک جاتا ہے۔ آؤ کہ مل کر یہ تاریک پردے اٹھا دیں۔ اور اسلام کے رخِ تاباں کی شعاعوں سے دنیا کو منور کر دیں ؎

پردہ چہرے سے اٹھا انجمن آرائی کر
چشمِ مہر و مہ و اختر کو تماشائی کر

سیکرٹریان مال کی خاص توجہ کیلئے

گزشتہ عید الفطر کے موقعہ پر اپنی اپنی جماعتوں میں فطرانہ اور عید فنڈ فراہم کر کے مستحقین کو تقسیم کرنے کا انتظام آپ نے فرمایا تھا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ براہ مہربانی مرکز یعنی نظارت بیت المال کو یہ بھی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ کہ اس عید کے موقعہ پر کل کس قدر فطرانہ اور کس قدر عید فنڈ فراہم کیا گیا تھا۔ اور کس قدر تقسیم کیا گیا۔ اور کس قدر باقی رہا۔ جو مرکز میں بھجوا دیا گیا۔ یا عنقریب بھجوا دیا جائے گا۔

(نظارت بیت المال)

اعلان

الفضل نمبر ۱۹۶ مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۴۸ء میں نتیجہ کالج شائع ہوا ہے۔ اس میں غلطی سے ایف ایس سی کی فہرست میں محمد سعید ۲۸۳ کا نام درج ہونے سے رہ گیا ہے طالب علم پاس ہے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج)

کوئٹہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

(نامہ نگار الفضل)

کوئٹہ ۲۷ اگست۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آنکھ پر گوہانجنی نکلی ہوئی تھی۔ جس سے بہت زیادہ تکلیف تھی۔ اور مونہہ پر ورم بھی تھا۔ پرسوں اس کا اپریشن ہوا۔ آج پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے۔

دیگر افراد خاندان نبوت بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ آج صبح ۱۰ بجے صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ڈی۔سی بذریعہ ہوائی جہاز لاہور تشریف لے گئے۔

خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت ومن حیث خرجت فول وجھک شطر المسجد الحرام کے لطیف معنے بیان فرماتے ہوئے جماعت کو ترقی کے اس گُر کی طرف توجہ دلائی۔ جو اللہ تعالیٰ نے اس میں بیان فرمایا ہے۔

فرمایا خرج کے معنے لشکر کشی کے بھی ہوتے ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ مکہ کے مسلمانوں کو فرماتا ہے۔ کہ جب بھی تم لشکر کشی کرو تو تمہارا مقصد ایک ہی ہونا چاہیئے۔ وہ یہ کہ مکہ حاصل کرنا ہے۔ صرف یہی ایک وجہ ہو جس کی وجہ سے تم لشکر کشی کرو۔ جب تک اپنے مقصد کو ہر وقت سامنے نہ رکھا جائے اور اسکو حاصل کرنے کی کوشش نہ کی جائے اس وقت تک کامیابی نہیں ہو سکتی۔

ہماری جماعت کا بھی ایک مقصد ہے وہ یہ کہ تمام دنیا کو تبلیغ احمدیت یعنی اسلام پہونچا کر اسکو فتح کرنا اور اسکو غالب کرنا۔ لیکن اس مقصد میں ہم اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جب تک ہم اس مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے نہیں رکھتے۔ اور ہر وقت اور ہر رنگ میں اسکو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اگر تمام احمدی دوست اپنے عہد کو یاد رکھتے۔ اور سال میں ایک احمدی بناتے تو پانچ سال میں ہماری تعداد مسلمانوں کی کل تعداد کے برابر ہو جاتی۔ اور کس قدر جلد اسلام کا غلبہ شروع ہو جاتا۔ لیکن جماعت نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ احباب جماعت کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

نماز جمعہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل احباب کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(۱) سردار خان صاحب قلعہ صوبا سنگھ سیالکوٹ
(۲) والدہ صاحبہ بشیر الدین صاحب ٹھٹھہ رانجھہ ضلع سرگودھا
(۳) مولوی محمد الیاس صاحب پشاوری
(۴) نعمت بنت ابوالحسن صاحب میمن سنگھ
(۵) نصیر احمد صاحب مجاہد
(۶) شیخ محمد عبداللہ صاحب انبالوی قلعہ صوبا سنگھ
(۷) عذرا پروین صاحبہ ہمشیرہ بشیر احمد صاحب سکھری کوئٹہ
(۸) اہلیہ صاحبہ محمد حسین صاحب کاہنہ والی سندھ
(۹) چوہدری عبدالحکیم صاحب (والد عبدالرحیم صاحب کارکن وکیل المال لاہور)
(۱۰) برکت بیگم اہلیہ گلاب خان صاحب لاہور
(۱۱) اہلیہ غلام دین صاحب کوئٹہ

اس کے بعد عبدالقیوم صاحب ولد نذیر محمد صاحب مرحوم کا نکاح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب کی صاحبزادی مبارکہ بیگم صاحبہ کے ساتھ پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو احمدیت کے لئے اور جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مفید بنائے۔

حضور مجلس میں تشریف فرما رہے۔ اور احباب سے گفتگو فرماتے رہے۔ نماز عصر پڑھانے کے بعد پھر مجلس میں تشریف فرما رہے۔ اور آجکل کی طغیانی کے باعث ریلوے لائن میں جو Breaches ہو چکی ہیں۔ ان کے متعلق اور آمد و رفت کے راستوں کے متعلق احباب سے استفسارات فرماتے رہے۔ اور چھ بجے شام کے قریب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اندرون خانہ تشریف لے گئے۔

شام کے وقت حضور کی طبیعت میں ضعف محسوس ہونے لگا۔ اور بہت ناساز ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواست دعا

خاکسار ہرنیا کی قسم کی ایک بیماری میں مبتلا ہے۔ اور سخت تکلیف میں ہے۔ احباب خاکسار کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ تا سلسلہ کی طرف سے جو کام میرے سپرد ہے۔ میں وہ بطریق احسن انجام دے سکوں

محمد عاشق واقف زندگی جنگ سپروائزر احمدیہ سنڈیکیٹ کنری سندھ

قرآن پڑھو اور قرآن پڑھاؤ

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ! (بخاری)

تم میں سے بہتر انسان وہ ہے۔ جو قرآن مجید کو خود سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

نظارت تعلیم و تربیت

ایامِ ابتلا

وحیٔ حق نے جو خبر دی پوری ہونیوالی ہے
ہند میں اک دن سنیگے ہم غلام احمد کی جے
آسماں جو راگ گاتا ہے وہی گاؤ تمام
چھوڑ کر ہندی دھنیں۔ کر لو حجازی اپنی لے
دیکھیے کتنی بہاروں کو خزاں کرنا پڑے
مجھ کو سب کچھ قادیاں تیرے لئے منظور ہے
خوب کس لو اپنی کمریں باندھ کر رختِ سفر
پھر خدا کے فضل سے دم بھر میں منزل ہوگی طے
تشنگی سے جاں بلب اکمل سیراب کرم
بہ تقیٔ کوثر! سکینت بخش اک دو گھونٹ مے

(اکمل)

محبوسین سندھ کے مقدمہ کی سماعت

محمد آباد سندھ کے جو احمدی نوجوان ایک قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ ان کے مقدمہ کی آخری سماعت ۲ ستمبر ۱۹۴۸ء کو ہو رہی ہے ان میں بعض واقفین زندگی بھی ہیں۔ احباب ان مخلص نوجوانوں کی باعزت رہائی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

جماعتی اختلافات کو ختم کیجئے
اسلامیان پاکستان کی خدمت میں دردمندانہ اپیل

معاصر عزیز "جدید نظام" نے کوئٹہ میں ایک احمدی نوجوان ڈاکٹر میجر محمود احمد کی شہادت سے متاثر ہو کر مندرجہ ذیل اداریہ سپرد قلم فرمایا ہے۔ (ادارہ)

مملکتِ خداداد پاکستان مسلمان کو کن دشواریوں کے بعد حاصل ہوئی؟ گذشتہ ۸ سالہ دور میں مسلمانوں کو اپنے اس مطالبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کیلئے کن کن دشوار گذار مراحل سے گذرنا پڑا۔ غیروں کے علاوہ اپنوں کی بے جا مخالفت کا کس طرح مقابلہ کرنا پڑا۔ انگریز اور ہندو کی ملی بھگت کا بھانڈا کس طرح چوراہے میں پھوڑا گیا؟ کن کن مصائب کو برداشت کر کے مخالفین کا منہ بند کیا گیا؟ کیا کیا سختیاں جھیلیں؟ کتنا سرمایہ مسلمانوں کے ماؤف دماغوں پر صیقل کرنے کیلئے صرف ہوا؟ مسلمانوں کو حکمرانی کے تخیل سے دوبارہ روشناس کرانے کے لئے کتنی محنت کرنی پڑی تھی؟ یہ تمام حقائق ایسے ہیں کہ سیاسی دنیا کا بچہ بچہ ان حالات سے واقف ہے۔ اور اب ان واقعات ان مصائب ان تکالیف اپنوں کی غیر دانشمندی۔ بیگانوں کی پر زور مخالفت وغیرہ وغیرہ کی تفصیلات کو دہرانا تضیع اوقات سے زیادہ کچھ اہمیت نہیں رکھتا۔ مختصر یہ کہ خدا نے ان تمام تکالیف صبر آزما انتظار انتھک مساعی کا نتیجہ اس شکل میں ظاہر کیا کہ آج ہم فخر کے ساتھ آزاد سلطنت کے آزاد شہری کہلا سکتے ہیں۔ خدائے عزوجل کا یہ انعام مسلمانوں کے لئے ایک رحمت کا پیغام ہے سالہا سال تک خواب غفلت میں محو رہنے کے بعد مسلمان نے تھوڑی سی ہمت و محنت سے کام لیا۔ قلیل عرصے کے لئے ضبط و نظم کے بھولے ہوئے سبق کو اپنایا مختصر سے عرصے کے لئے بنیان مرصوص بنے۔ چند سالوں کے لئے امیر اور اطاعت امیر کو پورے طور پر نہ سہی ادھورے طور پر سمجھا۔ تو خدا نے اپنے وعدے کے مطابق اس کی محنتوں کو ضائع نہ ہونے دیا اور اس کے اس عمل کا صلہ اس صورت میں دیا کہ اسے ایکبار پھر حکمرانی کا موقع عطا فرمایا ہم سمجھتے ہیں کہ مسلمان کی سابقہ کاوشوں۔ اس کے گذشتہ ضبط و نظم کا صلہ اس سے زیادہ مل بھی نہ سکتا تھا۔ لیکن اب اس کے سامنے ایک منزل ہے۔ خدا نے اسے ایکبار موقع عطا فرمایا ہے۔ کہ وہ جہانگیری جہانبانی کی روایات کو زندہ کرے۔ اپنے پیہم عمل سے وقت کے قیصر و کسریٰ کی اکڑی ہوئی گردنیں خم کر سکے۔ لیکن یہ سب کچھ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب کہ مسلمانان پاکستان زیادہ سے زیادہ ضبط و نظم زیادہ سے زیادہ اتحاد عمل زیادہ سے زیادہ اخوت و مساوات سے کام لیں۔ مسلمانوں کو ان تمام امور کا اب عملی تجربہ ہو چکا ہے سالہا سال کی غلامی کے بعد انکی زنگ آلود ذہنیت میں جو چمک پیدا ہوئی ہے وہ اسی عمل کا نتیجہ ہے جس کا مظاہرہ گذشتہ ۸ سال میں کیا گیا اور اب ضرورت ہے کہ ہم اس چمک میں اتنی تیزی پیدا کریں کہ غیروں کی نگاہیں چکا چوند ہو کر رہ جائیں اسلئے پھر یہی کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں کو پہلے سے زیادہ ہمت پہلے سے زیادہ بلند حوصلگی اور ایثار و قربانی کا حامل بننا پڑے گا۔ دیوبندی اور چکڑالوی کے قصے ختم کرنے ہوں گے۔ احمدی اور غیر احمدی کا امتیاز مٹانا ہوگا۔ حنفی و شافعی کے جھگڑوں کو خیرباد کہنا ہوگا۔ احرار اور خاکسار کی بحثیں ختم کرنی ہوں گی۔ صرف یہی ایک صورت ہے جسے اپنا کر ہم خالد و طارق کی روایات کو زندہ کر سکتے ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ ابھی تک اس مقام پر نہیں پہنچ سکے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ کوئٹہ میں ایک نوجوان ڈاکٹر کو چند جنونیوں نے قتل کر دیا۔ اس کا جرم یہ تھا کہ وہ دو پارٹیوں کو جھگڑنے سے منع کرنے کے لئے چلتا چلتا رک گیا یا یہ کہ وہ احمدی خیالات رکھتا تھا۔ ہمیں احمدیوں کی وکالت منظور نہیں لیکن غیر مسلموں کے مظالم احمدی غیر احمدی شافعی حنبلی۔ خاکسار۔ غیر خاکسار میں تمیز روا نہیں رکھتے۔ بہار کے قتل عام میں ایسے صدہا مسلمانوں کو شہید کیا گیا جو سالہا سال تک کانگریس کو وفادار رہنے کا سرٹیفکیٹ دکھاتے رہے۔ حال ہی میں حکومت مشرقی پنجاب نے مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی شیخ حسام الدین اور سکندر مرزا جیسے ملت فروش اور کٹر کانگریسی مسلمانوں کی جان کی حفاظت کا ذمہ لینے سے انکار کر دیا تھا مشرقی پنجاب میں کسی مسلمان کا خاکسار یا کانگریسی یا احمدی ہونا اسکی جان کو نہ بچا سکا۔ ہندوؤں کا خنجر سب کے گلے پر یکساں روانی دکھاتا رہا۔ جائدادیں لٹیں تو سب کی عصمتیں لٹیں تو سب کی پھر بھی یہ سانحۂ عظیم ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں؟ عبرت حاصل کرنیکا اس سے بڑھ کر موقع کونسا آ سکتا ہے؟ اسلئے ہم مسلمانان پاکستان سے دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ باہمی اختلافات کو فی الفور ختم کر کے ایک ایسا متحدہ محاذ قائم کریں۔ جس کے ساتھ ٹکرانے والی طاغوتی طاقت پاش پاش ہو جائے گی۔

لجنہ اماء اللہ

مکرم بابو عبدالحمید صاحب آڈیٹر لاہور

میں نے الفضل مورخہ ۲۸ اگست ۴۸ء میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چند ضروری ارشادات و فیصلہ جات معہ حوالجات مجلس مشاورت شائع کرائے ہیں اس میں پہلی مجلس مشاورت کا سنہ کاتب کی غلطی سے ۳۱ مارچ ۱۹۲۹ء کی بجائے ۱۹۴۸ء چھپ گیا۔ لجنات اس کی اصلاح کر لیں۔

ان ارشادات کے پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ حضور مردوں کی ترقی کیساتھ ساتھ عورتوں کی ترقی کے بھی خواہاں ہیں۔ ان کی ذہنی ترقی کے لئے یہ طریق ایجاد کیا ہے۔ کہ مجلس مشاورت میں جو ایجنڈا پیش ہو۔ اسکے ساتھ تمام لجنات بھی اپنی اپنی آراء لکھ کر بھیجدیا کریں۔ جن کے سنانے کے لئے ہر سال ایک نمائندہ نامزد کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح نہ صرف ان کی آراء کا پتہ لگ جائیگا۔ بلکہ ممکن ہے بعض دفعہ کوئی لطیف اور مفید بات بھی معلوم ہو جائے۔ بعض دفعہ ان کی رائے بہت اعلیٰ ہوگی۔ چنانچہ گذشتہ مجلس مشاورت منعقدہ ۲۶-۲۷ مارچ ۴۸ء بمقام رتن باغ۔ لاہور میں لجنہ کی بعض آراء پر حضور نے بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ مثلاً تعلیم و تربیت کی طرف سے ایک تجویز یہ تھی کہ ہر جماعت جس کا اوسط چندہ ماہوار کم سے کم پانسو روپیہ ہے لازمی طور پر مدرسہ احمدیہ کے لئے ایک طالب علم پڑھنے کے لئے بھیجے یا ایک طالبعلم کا ماہوار چندہ جو اوسطاً پچیس روپیہ ماہوار ہے ادا کرے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے یہ ترمیم پیش کی کہ ہر جماعت جس کا چندہ ساڑھے تین سو روپیہ ماہوار ہو۔ وہ ایک طالب علم بھجوائے یا پچیس روپیہ ماہوار چندہ ادا کرے اور ہر ساڑھے تین سو روپیہ ماہوار چندہ پر ایک طالب علم تعلیم کے لئے بھجوایا جائے۔ یعنی کسی جماعت کا چندہ سات سو روپیہ ماہوار ہو۔ تو وہ دو طالب علم بھجوائے۔ یا چالیس روپیہ ماہوار خرچ ادا کرے

اسی طرح ایک تجویز یہ تھی کہ ہر جماعت جس کے بالغ افراد کی تعداد ایک سو یا اس سے زیادہ ہے۔ تعلیم القرآن کلاس کے لئے کم از کم تین نمائندے بھجوائے۔ اس سے ناظر صاحب کی مراد صرف مرد نمائندوں سے تھی۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے یہ ترمیم پیش کی۔ کہ نہ صرف تین نمائندے مردوں کے آئیں۔ بلکہ عورتیں بھی اس موقعہ پر تعلیم القرآن کے لئے مرکز میں آئیں۔

ان دونو تجاویز کو جو لجنہ کی طرف سے آئی تھیں، حضور نے بہت پسند فرمایا۔

جب حضور کو عورتوں کی ذہنی ترقی اور بہبودی کا اس قدر خیال ہے۔ تو عورتوں کو بھی اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ مگر انسانی فطرت ہے کہ جو چیز بغیر کسی جد و جہد کے مل جاتی ہے۔ اسکی قدر نہیں کی جاتی۔ اس وقت پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے تیس لجنات کو ایجنڈا مشاورت بھیجا تھا۔ مگر اس میں سے صرف پانچ لجنات نے اپنی آراء لکھکر بھیجیں۔ یعنی لجنہ مرکزیہ قادیان۔ لاہور۔ ملتان کراچی و کوئٹہ۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ تیس کی تیس لجنات اپنی آراء بھیجتیں۔ اور جن کو ایجنڈا نہیں بھیجا گیا تھا۔ وہ اس امر کی شکایت لکھکر بھیجدیتیں کہ ان کو کیوں ایجنڈا نہیں بھیجا گیا۔ اور انہیں کیوں نظر انداز کیا گیا۔

حضور نے تو عورتوں کو یہ بھی اجازت دے رکھی ہے۔ کہ وہ ایسے معاملات کے متعلق بھی اپنی آراء بھیج سکتی ہیں۔ جس کا ایجنڈا میں ذکر نہیں۔ اسلئے ان حقوق جو ان کو بلا مانگے ملے ہیں۔ پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ ان کی غفلت اور سستی کی وجہ سے یہ نعمت ان سے چھن جائے

اپنے سکول کے بعد اپنے ہی کالج میں

(از مکرم جناب محمد ابراہیم صاحب سینئر انگلش ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول، ایبٹ آباد)

عزیز سعید احمد مانسہرہ (ضلع ہزارہ) کا رہنے والا قادیان میں پڑھتا رہا ہے۔ اس کے والد صاحب (جو فوج میں کیپٹن ہیں) احمدیت کے مداح تو ہیں لیکن ہمارے سلسلہ میں شامل نہیں۔ عزیز موصوف نے ہمارے سکول (تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ) سے ہی میٹرک کا امتحان سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ چند روز ہوئے۔ اتفاقیہ طور پر اس کے والد صاحب سے میری یہاں ایبٹ آباد میں ملاقات ہوئی۔ سکول کے عملہ کا جس نے کیپٹن صاحب موصوف کے نزدیک محنت اور اخلاص سے ان کے بچے کو تعلیم دی۔ اور اس کی کامیابی کا باعث ہوئے۔ شکریہ ادا کرنے کے بعد انہوں نے مجھے بتلایا۔ کہ وہ اب عزیز سعید احمد کو ایبٹ آباد کالج میں داخل کرانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تاکہ بچہ اب والدین کے پاس ہی رہے۔ اخراجات میں نسبتاً متوقع کمی اور دیگر [illegible] امور کا ذکر کرنے کے بعد آپ نے اپنی اس تجویز کے متعلق میری رائے معلوم کرنا چاہی یہ محسوس کرتے ہوئے کہ کیپٹن صاحب ہمارے نظام اور ہمارے اساتذہ کی جدوجہد کی مداح ہیں۔ میں نے ان سے جو گفتگو کی۔ اور پھر اس کا جو نتیجہ نکلا میں ضروری سمجھتا ہوں کہ قارئین کرام کے علم کے لئے اسے اخبار الفضل میں شائع کرا دوں۔ تاکہ احباب بھی اس قسم کا موقع پیدا ہو جانے پر ایسی ہی تحریک کر دیا کریں۔

میں نے اپنے معزز میزبان سے کہا کہ آپ کو یہ تو معلوم ہی ہے۔ کہ آپ کا بچہ تعلیمی لحاظ سے بہت ہی کمزور تھا۔ اور اس کے اساتذہ کو اسے میٹرک میں کامیاب کرانے کے لئے غیر معمولی محنت کرنا پڑی۔ ایسی ہی توجہ اور دلچسپی ہر ایسے طالب علم سے روا رکھی جاتی ہے۔ جو تعلیمی لحاظ سے زیادہ پیچھے ہو۔ اور یہ حقیقت بھی آپ پر واضح ہے۔ اب میں اپنے ذاتی علم اور تجربہ کی بناء پر آپ کو یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ ہمارا کالج کا عملہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اسی اخلاص اور ہمدردی کا حامل ہے۔ جس کا اساتذہ تعلیم الاسلام ہائی سکول آپ کے نظریہ کے مطابق اپنی تعلیمی جدوجہد میں اظہار کرتے ہیں۔ پھر بنیادی کمزوری میٹرک تک تو چھپ سکتی ہے لیکن کالج میں کسی ایسے طالب علم کا کامیاب ہو جانا جو کسی ایک مضمون میں بھی زیادہ کمزور رہے۔ ناممکن ہے اور ایسی بنیادی کمزوری کو دور کرنا ذاتی ہمدردی اور انفرادی توجہ چاہتا ہے۔ اب آپ اپنے بچے کو ایبٹ آباد میں اس خیال سے داخل تو کرا سکتے ہیں۔ کہ گھر پر رہنے سے اس کے خورد و نوش کے اخراجات محسوس نہ ہوں گے۔ لیکن یہاں رہ کر اس کی تعلیمی حالت ہرگز سدھر نہیں سکتی۔ کیونکہ عزیز کو جس قدر محنت اور شوق سے بلا معاوضہ بعد از اوقات کالج تعلیم دینے والے اساتذہ ہمارے کالج میں ملیں گے۔ وہ ہرگز کسی اور جگہ دستیاب نہیں ہو سکتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ کا بچہ جو بہت زیادہ انفرادی توجہ کا محتاج ہے۔ ایف اے کے امتحان میں فیل ہو جائے گا۔ بلکہ فیل ہوتا رہے گا۔ اور اگر آپ کو عزیز کی تعلیمی کمزوری کا مسلسل احساس رہا۔ تو آپ کو عزیز کی بنیادی کمزوری دور کرانے کے لئے زائد ٹیوشن کا انتظام کرنا پڑے گا۔ اور اس صورت میں آپ کا بچہ کی تعلیم پر خرچ (جسکو گھٹانے کے خیال سے آپ اسے اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں) بجائے کم ہونے کے زیادہ اٹھے گا۔ میری اس رائے کو صحیح سمجھتے ہوئے وہ اپنی رائے میں متزلزل ہو گئے۔

اور پوچھا کہ آپ کا کالج کہاں واقع ہے۔ اور قادیان اور چنیوٹ کی طرح خالص تعلیمی اور مذہبی فضا برقرار رکھنے کا وہاں کیا انتظام ہے۔ اس پر میں نے انہیں بتلایا۔ کہ لاہور میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے اپنے کالج اور ہوسٹل میں خالص اسلامی ماحول پیدا کرنے کا اہتمام ہوتا ہے۔ اور ہمارا عارضی مرکز بھی ہمارے کالج سے کچھ زیادہ دور نہیں۔ ہوسٹل کا عملہ کالج کے عملہ کی طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح چوکس اور مستعد ہے اور طلباء کی باقاعدہ اخلاقی نگرانی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ کے پاس آپ کی نگرانی میں رہ کر تو سینما دیکھنے کی لت پڑ جانے کا امکان ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے عزیز سعید احمد اب احمدی بچہ ہے اور اس سے اس لغو فضول فعل کی توقع نہیں۔ لیکن دیگر احمدی بچوں کے ماحول اور ہوسٹل کے عملہ کی کڑی نگرانی میں رہ کر اس امر کا ارتکاب عملاً ناممکن ہوگا۔ کیپٹن صاحب نے میری اس دلیل کی بھی اس ریمارک کے ساتھ تصدیق کی کہ میرے لئے توجہ میں گھنٹے نگرانی کرنا وقتی ناممکن ہے۔ اور کم سن ہونے کی وجہ سے ممکن ہے کہ بچہ کسی وقت اپنے موجودہ ماحول سے متاثر ہو جائے۔ اسی قسم کی تھوڑی سی مزید گفتگو کے بعد انہوں نے کہا کہ وقتی طور پر تو میں قائل ہو گیا ہوں۔ کہ عزیز کو تعلیم الاسلام کالج لاہور میں ہی داخل کروا دوں۔ اب صرف بچہ کی والدہ کو (جو طبعاً بچہ کو اپنے سے جدا رکھنا پسند نہیں کرتی) منوانا باقی ہے۔ ویسے مجھے امید ہے کہ وہ اپنے بچہ کی بہتری کی خاطر اپنے ذاتی جذبات کی قربانی کر ہی دینگی .... اگلے روز مجھے عزیز سعید کی زبانی معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کے متعلق آخری فیصلہ یہی ہے کہ وہ تعلیم الاسلام کالج لاہور میں پڑھے

اس واقعہ کو شائع کرنے سے میری غرض یہ ہے۔ کہ موقع ملنے پر احباب کرام بھی احمدی اور غیر احمدی والدین پر اپنے سکول اور کالج کے فوائد واضح کرتے رہا کریں۔ تاکہ ہمارے تعلیمی اداروں سے جن پر ہمارا سلسلہ زر کثیر خرچ کر رہا ہے قوم زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکے۔ اور ہماری نئی پود ہر لحاظ سے اسلام اور سلسلہ کے لئے مفید ثابت ہو۔

ہمارا نیا مرکز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جب پاکستان میں نئی صدر انجمن کا اجراء فرمایا۔ تو یہ بھی ہدایت فرمائی۔ کہ پاکستان کے لئے ایک علیحدہ مرکز بھی بنایا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حضور کی ہدایت کے ماتحت کچھ اراضی خرید کی جا چکی ہے۔ اس کا مکمل سروے کرایا جا رہا ہے۔ جو امید ہے کہ ایک ماہ تک مکمل ہو جائے گا۔ اس کے بعد ممکن ہے کچھ دیر نقشہ جات کی تیاری میں لگے۔ لیکن یہ سب کام کل دو ماہ سے زائد وقت نہ لے گا۔ انشاء اللہ اور اس کے بعد مرکزی دفاتر اور ضروری عمارتوں کی تعمیر کا کام شروع ہوگا۔ لیکن اس تمام کام کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جب مرکز پاکستان بنائے جانے کا ارشاد فرمایا تھا تو تقریباً تمام جماعتوں کے نمائندگان کو جب کہ وہ ۲۷ ستمبر ۱۹۴۷ء کو مشاورت کی غرض سے آئے ہوئے تھے۔ تحریک فرمائی تھی۔ کہ ایک یا پانچ لاکھ کا فنڈ قائم کیا جائے۔ اور مرکز پاکستان سے متعلق سلسلہ کے اخراجات اس میں سے ادا کئے جائیں۔ اب کام شروع ہونے والا ہے۔ لیکن احباب جماعت نے کما حقہٗ اس طرف توجہ نہیں فرمائی اور اس وجہ سے بہت تھوڑی رقم جو ایک لاکھ بھی نہیں بنتی اب تک اس چندہ میں آئی ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا احباب جماعت سے ملتمس ہوں کہ مرکز پاکستان کے چندہ کی ادائیگی کی طرف بھی خاص توجہ فرمائیں۔ (نظارت بیت المال)

ضروری اعلان

اس سال بی۔ ایس۔ سی انجینئرنگ (اے کلاس) کے علاوہ پری انجینئرنگ کلاس کے پچاس لڑکوں کے لئے۔ اتنی سیٹیں خالی ہیں۔

اس لئے تمام وہ احمدی طلباء جنہوں نے ایف۔ ایس۔ سی (نان میڈیکل) کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ درخواستیں پہنچنے کی آخری تاریخ ۶ ستمبر ہے۔ درخواستیں پراسپکٹس کے آخر میں لگے ہوئے فارموں پر جانی چاہئیں۔ کسی ٹکٹ کے بھیجنے کی ضرورت نہیں

علاوہ ازیں ایسے طلباء کے لئے جن کے والد یا اولیاء ریلوے ملازم ہوں چھ سیٹیں ریزرو ہیں۔ وہ اپنی درخواستیں جنرل منیجر (پرسنل) کو پندرہ ستمبر سے پہلے پہلے بھیجدیں۔

داخلہ کے لئے عمر سولہ اور اکیس سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ یاد رہے کہ لاہور میں رہائش رکھنے والوں کے لئے اخراجات دوسرے نان ٹیکنیکل کالجوں سے زیادہ نہیں ہیں۔

نوٹ:۔ "بی" اور "سی" کلاس کے لئے بھی درخواستیں پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر بجے سہ پہر تک ہے

(نظارت تعلیم و تربیت)

درخواست دعا:۔ خاکسار کے نسبتی برادر مکرم محترم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سیرالیون (مغربی افریقہ) نے اپنی تازہ چٹھی میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ مجھے بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہے۔ تاہم احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مکرم مولوی صاحب کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(خاکسار خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی)

پتہ مطلوب ہے:۔ ڈیڑھ ماہ سے زائد کا عرصہ ہوا کہ میرے داماد میاں فضل حق اور عبدالغنی جو قادیان میں محلہ دار البرکات غربی میں رہتے تھے اور زنگ(?) کا کام کرتے تھے اور ریلوے روڈ پر ان کا آرہ کی مشین کا کارخانہ تھا، ۳ جون ۱۹۴۸ء سے ڈیرہ غازیخان سے معہ اہل و عیال چنیوٹ میں جا کر آباد ہونے کے لئے گئے ہیں۔ مگر ان کی خیریت کی تاحال مجھے کوئی اطلاع نہیں آئی۔ بندہ اور بندہ کی اہلیہ اپنی لڑکیوں کی خیریت نہ ملنے کے بارے میں سخت پریشان ہیں۔ لہٰذا اگر کسی صاحب کو ان کا پتہ ہو۔ وہ خود اس تحریر کو پڑھیں تو [illegible]

(محمد عثمان پنشنر مدرس ویکروٹی مال جماعت احمدیہ)

امسال میٹرک پاس کرنے والے طلباء توجہ کریں

جو طلباء نے اس سال تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ سے یا دیگر سکولوں سے میٹرک کا امتحان فرسٹ ڈویژن یا اعلیٰ سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہو۔ اور وہ واقف زندگی ہوں۔ تو وہ اپنے گھر کے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔ تاکہ اعلیٰ تعلیم کے ضمن میں اُن کے ضروری کوائف مہیا کرنے کے بعد ستمبر میں انہیں انٹرویو کے لئے بلایا جاسکے۔ یاد رہے کہ ہر سال ذہین۔ مخلص اور محنتی طلبہ کو تحریک جدید کے ماتحت مختلف کالجوں میں سلسلہ کی ضروریات کے پیش نظر داخل کرایا جاتا ہے۔ اور مستحق طلبا کی مالی امداد بھی کی جاتی ہے۔ لہٰذا طلباء کو چاہیئے کہ وہ جلد از جلد اپنے پتوں سے اطلاع دیں۔ نیز جو پہلے واقف زندگی نہیں وہ بھی وقف زندگی کا فارم دفتر ہذا سے حاصل کرکے زندگی وقف کرسکتے ہیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور)

موصی کے فرائض

اسلام کا یہ حکم ہے کہ ہر کام صحیح اور درست ذریعہ کے ساتھ ہو۔ غلط طریق سے اچھے سے اچھا کام بھی خدا تعالیٰ کو پسند نہیں۔ اس لئے وصیت کرتے ہوئے اپنی صحیح آمد اور اپنی ساری جائداد وصیت فارم میں درج کی جائے۔ وصیت کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے اور وصیت فارم پُر کردینے کے بعد اپنی ذمہ داری کو محسوس کیا جائے۔ کہ وصیت کی غرض یہ ہے کہ مالی قربانی کی جائے اور اپنی اصلاح کی جائے۔ جہاں باقاعدہ طور پر وصیت کا چندہ دینا لازمی ہے۔ وہاں ہر موصی کو شعائر اسلامی کی پابندی کرنا اور اعمال صالحہ بجالانا بھی لازمی ہے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

مذہبی اختلافات کی بناء پر تشدد کے استعمال کی فوراً روک تھام کیجائے

ڈاکٹر میجر محمود احمد کی شہادت پر قرارداد ہائے تعزیت

مانسہرہ:- ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب کی شہادت پر انجمن احمدیہ مانسہرہ ضلع ہزارہ صوبہ سرحد پاکستان کی قرارداد تعزیت:-

انجمن احمدیہ مانسہرہ کا اجلاس بروز جمعہ بتاریخ ۲۷ اگست ۱۹۴۸ء بمقام مانسہرہ منعقد ہو کر ڈاکٹر میجر محمود احمدؓ کی شہادت پر خلاف معاندین و مخالفین سخت غم و غصہ کا اظہار اور افسوس کرتا ہے۔ اور جماعت کی طرف سے مرحوم کے والدین اور دیگر عزیزان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت پاکستان سے پُرزور صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے استدعا کرتا ہے۔ کہ مذہبی اختلافات کی بناء پر اس قسم کے حملے ملک کے امن کو برباد کرنے کا موجب ہوں گے۔ اس لئے اس قسم کے حملہ آوروں اور منصوبہ بازوں کی روک تھام کے لئے مؤثر اور سنگین تجاویز فوراً اختیار کی جائیں۔ نسل آدم میں مہذب دنیا کے سامنے محض مذہبی اختلافات کی بناء پر اس قسم کا تشدد سخت ظالمانہ فعل سمجھا جاتا ہے۔ بعد از نماز جمعہ مرحوم کا جنازہ غائب بھی پڑھا گیا۔ (محمد عرفان احمدی ایل۔ ٹی سیکرٹری جماعت احمدیہ مانسہرہ۔ سیکرٹری)

جھنگ شہر:- ۲۸ اگست:- گذشتہ روز جماعت احمدیہ جھنگ شہر کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت چوہدری غلام حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ جھنگ شہر منعقد ہوا۔ جس میں ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب آف کوئٹہ کو ظالمانہ طریق سے شہید کئے جانے پر سخت اظہار غم و افسوس کیا گیا۔ اور اس جانکاہ صدمہ پر مرحوم کے لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ نیز قرار پایا کہ حکومت پاکستان۔ ایجنٹ گورنر جنرل برائے پاکستانی بلوچستان و حکام متعلقہ سے استدعا کی جائے کہ اس ظالمانہ قتل کی فوراً تحقیقات کرکے مجرموں اور ان ملاؤں کو جن کے ایماء پر بعض غنڈوں کو انسانیت سوز فعل سرانجام دینے کی جرأت ہوئی قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ آئندہ پاکستان میں اس قسم کا کوئی دوسرا واقعہ رونما ہو سکے اور صلح پسند باشندوں کی حفاظت ہوسکے نیز قرار پایا کہ اس قرارداد کی نقول گورنر جنرل پاکستان۔ وزیر اعظم پاکستان۔ ایجنٹ گورنر جنرل برائے پاکستان بلوچستان اور اخبارات کو روانہ کی جائیں:- یو۔ ذیڈ۔ تاثیر جنرل سیکرٹری وسیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ جھنگ۔

درخواست دعا

باوجود احباب سلسلہ کی متواتر دعاؤں کے میری اہلیہ کو ۵ ہفتہ سے مسلسل بخار آرہا ہے۔ آج کل بخار پھر ۱۰۲ – ۱۰۶ کے درمیان ہے۔ احباب سلسلہ اور مخلصین سے درخواست ہے۔ کہ وہ عاجز کی اہلیہ کی مکمل صحت کے لئے دعا فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

تعاونی کمیٹی کے متعلق ضروری اعلان

میں نے قادیان میں اپنے انتظام میں تعاونی کمیٹی شروع کررکھی تھی جنمیں بعض حصہ داروں کا قرعہ نکل چکا تھا۔ اور بعض کا نکلنے والا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ فسادات کی وجہ سے اس کمیٹی کا کام کچھ عرصہ سے بند ہے۔ لیکن میں اسے پھر جاری کرنا چاہتی ہوں۔ تاکہ سب حصہ داروں کو ان کا حق پہنچ جائے پس جملہ حصہ داروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حساب سے مجھے اطلاع دیں تاکہ دوبارہ کام شروع کیا جاسکے۔ کمیٹیاں دو تھیں۔ ایک جس کا حساب ستمبر ۱۹۴۷ء کو بند ہونا تھا اور ابھی جاری تھی دونوں کا علیحدہ علیحدہ حساب آنا چاہیئے:-

بیگم مرزا شریف احمد۔ رتن باغ۔ لاہور ۴۸-۸-۳۱

باشندگان کشمیر کی عظیم اکثریت شمول پاکستان کے حق میں ہے

نیویارک ٹائمز کے نامہ نگار کی تحقیقات کا نتیجہ

کراچی یکم ستمبر۔ نیویارک ٹائمز کے نامہ نگار نے جو حال ہی میں حالات کا جائزہ لینے کشمیر گیا تھا اپنے دورہ کے تاثرات شائع کئے ہیں۔ اس نامہ نگار نے لکھا ہے:۔ مجھے کشمیر میں تمام طبقات کے لوگوں سے گفتگو کے بعد یقین ہو گیا ہے کہ کشمیر کی آزادانہ رائے شماری میں پاکستان کو زبردست کامیابی ہو گی۔ کشمیر سے متعلق ہندوستانی پراپیگنڈہ کے باوجود باشندگان کشمیر کی بڑی اکثریت اس بات کے حق میں ہے کہ کشمیر کو پاکستان میں شامل ہونا چاہیئے۔ نامہ نگار "نیویارک ٹائمز" نے مزید بتایا ہے:۔ میری رائے سری نگر اور وادی کشمیر کے دیگر علاقوں میں پندرہ روزہ تحقیقات کا نتیجہ ہے مجھے ہر طبقہ کے مسلمانوں نے بتایا کہ وہ استصواب رائے کے وقت شمول پاکستان کے حق میں ووٹ دیں گے۔ ان مسلمانوں نے مزید کہا۔ پاکستان سے ہمارے مذہبی۔ تجارتی اور تمدنی تعلقات ہیں ہم ہندوستان حکومت میں ہرگز نہیں رہنا چاہیئے نامہ نگار مزید رقمطراز ہے شیخ عبداللہ ہندوستان گورنمنٹ کی ہمنوائی کی وجہ سے اپنا وقار کھو رہا ہے بہرکیف میں بڑے وثوق اور اعتماد کے ساتھ یہ اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر آزادانہ رائے شماری کی گئی۔ تو پھر باشندگان کشمیر کی عظیم اکثریت شمول پاکستان کے حق میں ووٹ دے گی۔

مجاہدین نے ایک اور ہندوستانی طیارہ گرا لیا

ہندوستانی ہوائی جہاز زخمیوں سے بھرے ہوئے اپنے اڈوں سے واپس جا رہے ہیں

تراڑکھل یکم ستمبر۔ آزاد کشمیر ریڈیو نے بتایا ہے آزاد کشمیر دستوں نے ایک اور ہندوستانی طیارہ گرا لیا ہے۔ یہ ہوائی جہاز اوڑی اور چکوٹی کے علاقہ پر پرواز کر رہا تھا۔ اب ہندوستانی طیارے سرگرمی سے کارروائیاں کر رہے ہیں ہندوستانی حملے پونچھ کی بجائے سیریانی میں ہونے لگے ہیں۔ سخت حملے ہو رہے ہیں۔ آزاد فوج نے کچھ پہاڑی کے علاقے میں اپنی چوکیاں مضبوط بنالی ہیں۔ یہ وہ مقام ہے جہاں حال میں دشمن کو ذلت آمیز شکستیں ہوئی ہیں ہندوستانی دستے ۲۵ پونڈ کا گولہ پھینکنے والی توپوں سے حملے کر رہے ہیں۔ یا ایں ہمہ وہ آزاد فوج کو اس کی چوکیوں سے نہ ہٹا سکے۔ پونچھ میں آزاد فوج نے گولہ باری کی۔ اور نقصان پہنچایا ہندوستانی ہوائی جہاز زخمیوں سے بھرے اپنے اڈوں سے واپس جا رہے ہیں۔ دشمن نے آزاد چوکیوں پر گولہ باری کی کوشش کی لیکن آزاد دستوں نے اس کوشش پر پانی پھیر دیا۔ مجاہدین نے اس علاقہ میں ایک اور مقام پر قبضہ کر لیا۔ جو جنگی حیثیت سے بہت اہم ہے۔

غیر مسلم فرمیں پاکستان کی کپاس سے ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہیں

کراچی یکم ستمبر۔ پاکستان کے روئی کے تاجروں کی ایسوسی ایشن نے حکومت پاکستان سے شکایت کی ہے کہ روئی کی تجارت سے غیر مسلم فرمیں فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ جس سے پاکستان اور اس کے باشندوں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ ایسوسی ایشن کے نمائندوں نے کہا ہے کہ ان میں سے اکثر غیر مسلم فرموں نے اپنا صدر دفتر ہندوستان میں منتقل کر لیا ہے اور وہ کراچی کے سب آفسوں کے ذریعہ پاکستان کی روئی ہندوستان میں سستے داموں فروخت کر رہی ہیں اس فروگذاشت کا ازالہ کرنے کے لئے ایسوسی ایشن نے مشورہ دیا ہے کہ حکومت پاکستان کی برآمد کے بارے میں اپنی پالیسی مندرجہ ذیل خطوط پر تیار کرے:۔

(۱) ہندوستان کو روئی برآمد کرنے کے لئے تمام لائسنس پاکستان کے باشندوں کو دئے جائیں۔
(۲) ہندوستان کا ماہانہ کوٹا مقرر کر دیا جائے۔ جو کراچی میں پہنچنے والی روئی کے مطابق ہو۔
(۳) جب تک سودا نہ ہو جائے روئی برآمد کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔
(۴) ہندوستان کے سوتی لوٹے کی تقسیم اور درآمد سے کنٹرول ہٹا دیا جائے۔

صیہونیوں کو ملیامیٹ کرنے کے لئے قوم تیار ہو جائے

شام کی پارلیمان میں وزیراعظم جمیل مردم بے کی تقریر

دمشق یکم ستمبر۔ شام کے وزیر اعظم جمیل مردم بے نے ایوان نمائندگان میں کہا کہ قوم کو صیہونیوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ آپ نے کہا اس غرض کے لئے عرب لیگ کا وفادار رہنا ضروری ہے۔ جمیل مردم بے نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہمیں اس وقت آخری جنگ کرنی ہو گی۔ جب تک ہمیں آخری فتح نہیں ہو جاتی۔ مجھے یقین ہے کہ یہودیوں کو تہس نہس کرنے کے لئے ہر شخص حکومت سے تعاون کرے گا۔ چھ گھنٹے کی بحث کے بعد رائے شماری ہوئی۔ اور حکومت پر اعتماد کی قرارداد منظور ہو گئی۔

حیدر آباد کا معاملہ بھی کشمیر کمیشن کے سپرد کیا جائے گا

لندن یکم ستمبر۔ بعض حلقوں کا خیال ہے کہ اقوام متحدہ کے ہندوستان پاکستان کمیشن سے کہا جائے گا۔ کہ وہ حیدر آباد کا معاملہ بھی اپنے ہاتھ میں لے لے۔ کہا جاتا ہے کہ جب کمیشن کشمیر میں جنگ بند کرا دینے میں کامیاب ہو جائے گا۔ تو جونا گڑھ کے معاملے اور حکومت ہندوستان کے خلاف مسلمانوں کے قتل عام کے الزام کی تحقیقات کرے گا۔ ان حلقوں کا خیال ہے کہ بہت ممکن ہے کہ سلامتی کونسل حیدر آباد کا معاملہ بھی اسی کمیشن کے سپرد کر دے۔

ضروری نہیں آزاد کشمیر حکومت کمیشن کے ہر فیصلے کو منظور کرلے

چوہدری غلام عباس کا بیان

لاہور یکم ستمبر۔ آزاد کشمیر حکومت کے نگران اعلیٰ چوہدری غلام عباس نے لاہور میں ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا۔ اگر لڑائی بند کرانے کے متعلق کشمیر کمیشن کی تجاویز کی بنیاد انصاف خلوص اور نیک نیتی پر ہو گی۔ تو پھر آزاد کشمیر گورنمنٹ انہیں نہ صرف منظور کرے گی بلکہ ان تجاویز کو جامہ عمل پہنانے میں کمیشن سے تعاون بھی کرے گی۔ آزاد کشمیر حکومت نے لڑائی بند کرانے کیلئے جو شرائط پیش کی ہیں۔ اگر انہیں نظر انداز کر کے کوئی سمجھوتہ کیا گیا۔ تو آزاد کشمیر حکومت پابند نہ ہو گی کہ محض اس لئے منظور کرے۔ کہ پاکستان اور ہندوستان کی دونوں حکومتیں سمجھوتہ کو منظور کر چکی ہیں

حیدر آباد کے متعلق انڈین یونین کے رویہ میں اچانک تبدیلی

نئی دہلی یکم ستمبر۔ جب سے یہ معلوم ہوا ہے کہ حیدر آباد نے اپنا معاملہ اقوام متحدہ کے روبرو پیش کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ حیدر آباد کے متعلق حکومت ہندوستان کے رویہ میں اچھی خاصی تبدیلی پیدا ہو گئی ہے انڈین یونین یہ ثابت کرنا چاہتی ہے کہ ہندوستان نے حیدر آباد کا اقتصادی مقاطعہ نہیں کیا۔ اور اب سرکاری ترجمان یہ بھی لکھتا ہے کہ ہند حیدر آباد کے درمیان اختلافات کی یہ خلیج ایسی نہیں جس کا پر ہونا ناممکن ہو۔ یہاں یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ گورنر جنرل ہندوستان کے نئی دہلی واپس پہنچنے کے بعد شاید اس معاملہ کو پھر سلجھانے کی کوشش کی جائے۔

پشاور یکم ستمبر۔ اگست کے تیسرے ہفتہ تک یہاں ہیضہ سے ۲۰۔ اموات ہو گئی ہیں۔

مغربی پنجاب میں وزارتی بحران

دفعہ ۹۳ نافذ کر دی جائیگی؟

کراچی یکم ستمبر۔ مقامی انگریزی اخبار کی اس خبر کی سرکاری طور پر تردید نہیں ہو سکی۔ کہ پنجاب کے وزارتی حلقوں میں دوبارہ کشمکش پیدا ہو رہی ہے۔ کابینہ میں بحران پیدا ہو رہا ہے۔

اطلاع میں مزید درج ہے۔ موثق طور پر معلوم ہوا ہے کہ یا تو کابینہ میں رد و بدل ہو گا اور اگر یہ نہ ہوا۔ تو عنقریب دفعہ ۹۳ نافذ کر دی جائے گی۔

پونچھ پر چند دنوں تک مجاہدین کا قبضہ ہو جائیگا

ہندوستانی فوجوں کے تمام حملے پسپا کر دئیے گئے

تراڑکھل یکم ستمبر۔ پونچھ کے محاذ پر ہندوستانی فوجوں نے کئی حملے کئے تھے لیکن ان حملوں کو ناکام بنا دیا گیا ہے۔ ہندوستانی فوج کی تین کمپنیاں تباہ کر دی گئی ہیں۔ اور ہندوستانی فوجوں کے سینکڑوں سپاہی ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ ہندوستانی فوج کے حملے ختم ہوتے ہی آزاد فوجوں نے بڑا حملہ شروع کر دیا ہے۔ اور پچیس پونڈ توپوں نے پونچھ کے محاذ پر شدید گولہ باری شروع کر دی ہے ایک فوجی مبصر نے کہا کہ امید ہے کہ پونچھ پر چند دنوں تک مجاہدین کا قبضہ ہو جائے گا۔

اتحاد و یکجہتی ہی مسلمانان عالم کے مصائب کا صحیح علاج ہے

کراچی یکم ستمبر۔ عرب پاکستان کلچرل ایسوسی ایشن کی میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے وزیر مختار سید عبدالحمید عرب متعینہ پاکستان نے کہا کہ صنعتی ترقی کی وجہ سے نہیں بلکہ لیڈروں اور عوام کی یکجہتی سے پاکستان خوشحالی کی طرف قدم بڑھا رہا ہے۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کی مصیبتوں کا علاج یہ ہے کہ وہ آپس میں متحد ہو جائیں۔ اور عربی زبان کو اپنانا شروع کر دیں۔ کیونکہ یہ زبان اتحاد و یگانگت پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ شرق اردن کے وزیر نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا۔

کیمپوں کے خالی ہونے میں ابھی کافی دیر لگیگی

لاہور یکم ستمبر۔ وزیر اعظم پاک پنجاب خان ممدوٹ آباد کاری کمشنر اے۔ ایم۔ خان کی معیت میں کراچی سے یہاں پہنچے۔ وہ اسباب پر بہت امید نظر آتے ہیں۔ کہ مہاجرین کا مسئلہ اگلے چھ ماہ میں حل ہو جائے گا۔ یہ وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ مہاجرین کے مسئلہ کو حل کرنے کیلئے کراچی میں جو گفت و شنید ہوئی اس سے وہ قطعی طور پر مطمئن ہیں۔ تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا کہ پاک پنجاب کے مہاجرین کا کیمپ آہستہ آہستہ خالی کیا جائیگا۔ دوسرے صوبے میں مہاجرین کو آباد کرنے میں بقیہ کچھ دیر لگ جائیگی۔ مزید پتہ چلا ہے کہ ایک لاکھ مہاجرین کو جو پاک پنجاب کے حصے میں آئے ہیں ضلعوار بسایا جائیگا۔